بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادارہ القادسیہ برائے نشرواشاعت

پیش کرتا ہے

سعودی حکومت اور عطیات پر پابندی

از برادر مجاہد/ماجد بن محمد بن ماجد (حفظہ اللہ)

کا اردو ترجمہ

ریلیز کردہ: مرکز الفجر برائے میڈیا

رجب 1433 ھ – 06 / 2012 ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے دین پر چلنے والوں اور فریب کے پیچھے دوڑنے والوں کے درمیان "فرقان" (فرق کرنے والے قرآن) کو نازل کیا اور اپنی آیتوں کو کھول کھول کر بیان کیا تاکہ مجرموں کا طرز عمل فاش ہو جائے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو نیکوکاروں کا ولی اور سرپرست ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے، اس کے رسول اور صابرین کے امام ہیں۔ درود و سلام ہو آپ پر، آپکے اہل و اعیال پر، اور آپکے تمام اصحاب پر۔

امابعد:

شام کے انقلاب کو شروع ہوئے ایک سال اور چند ماہ ہو چکے ہیں۔ اس دوران دنیا کے کافر اور منافقین ہمارے بھائیوں کے خلاف سازشیں کرنے میں مصروف رہے جبکہ مسلمانوں نے بھی اپنے بھائیوں سے دستبرداری والا رویہ اختیار کیا سوائے پہل کرنے والوں میں سے چند لوگوں کے۔ بلاد حرمین کے معزز علمائے کرام اور مبلغین نے پیش قدمی کرتے ہوئے عوامی مدد کا عام دروازہ کھولا اور دستبرداری کی ساری زنجیروں کو توڑ کر شام کے ان مسلمانوں کے لیے عطیات جمع کرنے کی مہم شروع کی جن کے دین، عزت اور زندگی پر جارحیت مسلط ہے۔ اس مہم کی تائید عزت مآب شیخ والد عبدالرحمن البراک نے بھی کی۔ اللہ تقوی میں ان کی عمر دراز کرے اور ان کے علم و عمل میں اضافہ فرمائے۔ نیز اس مہم کے لیے محدث شیخ عبدالعزیز الرلیفی حفظہ اللہ نے پہل کی جبکہ محمد العریفی، ناصر العمر، حسن الحمید اور اللہ کے دین کی غیرت کے لیے متحرک ہونے والے دیگر علماء نے بھی اس مہم میں حصہ لیا تاکہ شام میں اپنے ان بھائیوں کی مدد کر سکیں جنہیں نصیریوں نے ان کے اپنے گھروں سے بے گھر کر دیا، غداری کرتے ہوئے ان پر حملہ آور ہوئے، ان کے بچوں کو ذبح کر ڈالا، انکی عورتوں کی عزتوں کو تاراج کیا — جیسا کہ پوری دنیا نے دیکھا — اور ان کے پاس ایسا کچھ نہ تھا جس سے وہ اپنی جانوں کو بوخک سے بچا سکیں، اپنے اہل خانہ اور بچوں کا دفاع کر سکیں، اپنی عورتوں کی عزتوں کی حفاظت کر سکیں ۔ لہذا جب چند معزز علماء اکٹھے ہو کر اس طرف متوجہ ہوئے اور مدد کرنے کے لیے آگے بڑھے تو بلاد حرمین کے مسلمانوں کے ایک جم غفیر نے ان کی دعوت پر لبیک کہا، غفلت کا شکار نیکوکار لوگ بھی خرچ اور عنایت کرنے لگے۔ یہ سب اپنے مسلمانوں سے دوستی نبھانے کی خاطر متحرک ہوئے اور ایسے مناظر دیکھنے کو ملے جن سے صحابہ کہ عمل کی یاد تازہ ہو جاتی ہے کہ جب انہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے بلایا جاتا تھا۔ اس پر تعجب وہ شخص نہیں کرے گا جو یہ جانتا ہو کہ یہ امت زندہ امت ہے جو مرتی نہیں، لیکن اس امت کو صرف یاد دہانی کرانے، ترغیب دلانے اور اس کی رہنمائی کرتے ہوئے اس کی قیادت کرنے کی ضرورت پڑتی ہے جس کے بعد وہ پکار کا جواب دیتے ہوئے بھلائی کی طرف بھاگتے ہوئے اللہ تعالی کے حضور آگے بڑھتی ہے ۔

بمباری کرنے والی نصیری فوج اور اس کی حملہ آور شیعہ ملیشیاؤں کا مقابلہ کرنے کے لیے شام میں موجود اپنے بھائیوں کی مدد کرنے، انہیں اپنے دفاع کے قابل بنانے اور دین کی نصرت کی خاطر اس مبارک عوامی پیش قدمی کو جب بلاد حرمین کے شیعہ غنڈوں میں سے منافقین کے سرغنوں نے دیکھا تو وہ بیمار ہو کر رہ گئے، انہوں نے اپنی پوری توانائی خرچ کر کے مسلمانوں کو اپنے بھائیوں کی مدد سے روکنے کے لیے جدوجہد کرنا شروع کر دی۔ پھر انہوں نے علماء کو ایجنسیوں اور حکومتی امراء کے علاقوں میں بلا کر انہیں اس بات کا پابند کیا کہ وہ عطیات کو جمع نہ کریں اور اس مبارک مہم کو بند کرنے کا وعدہ کریں کیونکہ متعلقہ حکام — جو اللہ کے سامنے اس ذلت آمیز دست برداری اور اس شیطانی سازش کے ذمہ دار ہونگے — کی طرف سے اسکی اجازت نہیں ہے۔

ان بڑے منافقین کا برا ہو، جو برائی کا حکم دیتے ہیں اور اچھائی سے روکتے ہیں:

{الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ} .

"منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک دوسرے کے ہم رنگ ہیں۔ برائی کا حکم دیتے ہیں اور بلائی سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ خیر سے روکے رکھتے س ہیں۔ یہ اللہ کو بو حل گئے تو اللہ نے بیل انہیں بلاں دیا۔ یقینا یہ منافق ہی فاسق ہیں۔" (سورہ توبہ:67)

اس سنگین واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے، جس میں عظیم مضمرات ہیں، میں کہتا ہوں کہ:

اول: اللہ ان شیوخ کی تحسین کرے کہ جنہوں نے اس بھلائی کے کام کے لیے دلیرانہ اقدام کر کے اللہ کے آگے سبد سوش ہوگئے ہیں اور انہوں نے حجت کا اتمام کرتے ہوئے اپنے مسلمان بایئیوں کو یاد دہانی کرا دی ہیں۔ ان علماء کی اس مہم سے نکلنے والا یہ ایک نتیجہ ہی کافی ہے کہ اس نے تمام مسلمانوں کے دلوں کو بیدار کیا، انیں شام میں موجود اپنے بھائیوں کی مدد کرنے کی یاد دہانی کرائی۔ بیشک یہ کام بھی بہت بڑا تھا کیونکہ یاد دہانی مسلمانوں کو نفع دیتی ہے، اور جو بھی مخلص ہو گا وہ محض دروازوں کے بند ہو جانے سے نہیں رکے گا اور نہ ہی رکاوٹوں کی وجہ سے وہ اس واجب مدد کرنے کے عمل کو بجالانا چھوڑے گا۔

دوم: ہم ان حضرات سے جو اس مہم کے ذمہ داران ہیں، یہ کہتے ہیں:

اللہ تعالی نے فرمایا:

{وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا * وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا}

"بشارت دے دو! اُن لوگوں کو جو (تم پر) ایمان لائے ہیں کہ اُن کے لیے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے۔ اور ہر گز نہ دبو! کفار و منافقین سے، کوئی پروانہ کرو ان کی اذیت رسانی کی اور بروسہ کرلو اللہ پر، اللہ ہی اِس کے لیے کافی ہے کہ آدمی اپنے معاملات اس کے سپرد کردے۔" (سورہ احزاب: 48-47)

سو آپ ان لوگوں کی اطاعت مت کرو جو آپ کو ایک فرض کی ادائیگی سے روک رہے ہیں، انہیں ان کے حال پر چھوڑدو اور اللہ پر ہی توکل کرو کیونکہ اللہ محافظ کے طور پر کافی ہے۔ اگر تمہارے سامنے ایک دروازہ بند کردیا گیا ہے تو تم اگلا دروازہ کھٹکھٹاؤ۔ اللہ تمہارے لیے دروازے کھول دے گا۔ نیز ممکنہ حد تک کوشش کرو کہ پابندی کے اسباب سے کنارہ کشی اختیار کر کے ان بچو، خواہ یہ رکاوٹیں فرضی ہی کیوں نہ کھڑی کی گئی ہو۔ اس بات میں کوئی حرج نہیں — کہ اگر وہ تمہیں یہ وعدہ کرنے پر مجبور کریں — کہ ہم اس مال کو صرف متاثرین، پناہ گزینوں، بیواؤں، یتیموں، زخمیوں اور ورثاء شہداء پر خرچ کریں گے۔ آپ اسے بااعتماد ہاتوں کے زریعہ سے متعلقہ افراد تک پہنچائیں تا کہ آپ پر دہشت گردوں کی مالی اعانت کا جو یٹا الزام نہ عائد کیا جا ئے۔ یہ لوگ شامی عوام کو مسلح کرنے سے روکنا چاہتے ہیں، لیکن جس قدر مسلح ہونے کی ضرورت ہے اتنی ہی مالی امداد کی ضرورت ہے۔ ویسے بھی جو چیز پوری نہ ملے تو اس کی اکثریت کو بھی چھوڑا نہیں جاتا ہے اور ہر ایک کا اپنا حلقہ عمل اور وسعت ہے۔

سوم: وہ لوگ جنہوں نے شیوخ کی دعوت پر لبیک کہا تو ان کا یہ عمل اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کے دل زندہ ہیں، اور انہوں نے اپنے باں ٔیوں کے ساتھ وفاداری نبھاتے ہوئے اسلاف کے نقطہ نظر اور صحابہ کے عمل کو زندگی بخشی ہے۔

ہم آپکو اللہ کا یہ فرمان یاد دلاتے ہیں:

{وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ * لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ * الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ.}

"اور راہِ خیر میں جو مال تم لوگ خرچ کرتے ہو وہ تمہارے اپنے لیے بلاُ ہے۔ آخر تم اسی لیے تو خرچ کرتے ہو کہ اللہ کی رضا حاصل ہو۔ تو جو کچھ مال تم راہِ خیر میں خرچ کروگے، اس کا پورا پورا اجر تمہیں دیا جائے گا اور تمہاری حق تلفی ہر گز نہ ہوگی۔ خاص طور پر مدد کے مستحق وہ تنگ دست لوگ ہیں جو اللہ کے کام میں ایسے گھر گئے ہیں کہ اپنے ذاتی کسب معاش کے لیے زمین میں کوئی دوڑ دھوپ نہیں کرسکتے۔ ان کی خودداری دیکھ کر ناواقف آدمی گمان کرتا ہے کہ یہ خوش حال ہیں۔ تم ان کے چہروں سے ان کی اندرونی حالت پہچان سکتے ہو مگر وہ ایسے لوگ نہیں ہیں کہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر کچھ مانگیں۔ ان کی

اعانت میں جو کچھ مال تم خرچ کرو گے وہ اللہ سے پوشیدہ نہ رہے گا۔ جو لوگ اپنے مال شب و روز کھلے پ اور چھپے ح خرچ کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لیے کسی خوف اور رنج کا مقام نہیں۔" (سورہ بقرہ: 274-272)

اے ہمارے بابے ئیو: اگرپابندی نے شیوخ کو جکڑ دیا ہے تو آپ کو تو کوئی شام میں موجود اپنے بھائیوں کی مدد سے نہیں روک سکتا ہے۔ آپ میں سے ہر کوئی اپنے دوست واحباب اور عزیز واقرباء سے سے پیسے جمع کر کر کے ایسے لوگوں تک پہنچا سکتے ہیں جو شام میں ہیں یا ارد گرد کے ممالک میں ہیں۔ اس بات کی پوری کوشش کریں کہ یہ پیسے انقلاب کے حامی علماء اور مذہبی لوگوں تک پہنچائیں کیونکہ انسان کمزور ہے اور مال ایک فتنہ ہے۔

جو کوئی بااعتماد شخص کے بارے میں نہیں جانتا ہے تو کویت میں شامی بائیوں کی امداد کے لیے عطیات جمع کرنے کا فعال کام ہو رہا ہے۔ اس کام کی سرپرستی معروف علماء کر رہے ہیں اور ان کے ناموں کا اعلان بھی کر دیا گیا ہے اور ان تک پہنچنا بھی آسان ہے۔ پس جو کوئی چاہے سفر کر کے ان تک پہنچ سکتا ہے اور یہ اللہ کی راہ میں نکلنے کے برابر ہے اور اجر بھی بقدر مشقت ملے گا۔

عطیات جمع کرنے کی حکومتی مہمات سے ہوشیار رہیئے کیونکہ ہم نے ان کے بڑوں کو ہر مرتبہ عطیات کا اکثر پیسہ ہڑپ کرتے ہوئے پایا ہے۔ اس لیے ان سے محتاط رہتے ہوئے ان سے بچو، خواہ وہ عطیات جمع کرنے کی مہم کی تشہیر کے لیے کئی داعی حضرات ہی کو کیوں نہ مقرر کر دیں۔ آپ عطیات کو مستحقین تک امانت داری سے پہنچانے پر ان لوگوں پر کیسے بھروسہ کر سکتے ہو، جبکہ یہ شروع ہی سے آپ کے مال کو چوری کرتے ہوئے آرہے ہیں۔ پس ان حکومتی عطیات کی مہم کی طرف کوئی شخص اسی وقت متوجہ ہو جب اس نے تمام دروازے کھٹکھٹا لیے ہو اور تمام راستوں کو تلاش کر چکا ہو۔ ایسا ہونا اس شخص کے لیے ناممکن ہے جو تلاش کرنے میں محنت کرے اور اپنی پوری توانائی خرچ کر کے جدوجہد کریں۔ اگر کوئی ان حکومتی مہمات کو پیسے دینے کے لیے حقیقی طور پر مجبور ہوا تو میں اس کے لیے اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ وہ اللہ ایسے شخص کو اسکے تمام مال کا اجر دے، اگرچہ اس کے عطیہ کیے ہوئے مال میں سے کچھ حصہ ہی مستحقین تک کیوں نہ پہنچا گیا ہو۔

اے اللہ تو خرچ کرنے والوں کو اچاک معاوضہ دے اور ان لوگوں کو تباہی اور بربادی سے دوچار کر جو تیرے راستے سے روکتے ہیں۔ اے اللہ بشار کو ہلاک فرما۔ اس کی حکومت کو نیست و نابود کر د ے۔ اس سے اس کی سلطنت، اس کے حاشیہ برداروں، اسکی جماعت، اسکے سپاہیوں اور اس کے حامیوں کو چھین لے۔ اے اللہ شام کے لوگ انتہائی کوفت اور سخت گیری میں ہیں، پس تو کمزوروں کے ساتھ ہو جا اور مجاہدین کی مدد فرما، انکے اور ان کے ساتھ موجود مسلمان بھائیوں کے اجر میں اضافہ کرے۔ ان کے ساتھ لڑنے والے کافروں اور منافقین کو عذاب سے دوچار کرے۔ نصیری مجرموں اور منافقین میں سے ان کے مددگاروں پر اپنی رسی کو سخت فرمادے۔

اللہ کا درود و سلام ہو ہمارے نبی محمد پر، آپ کے آل پر اور آپ کے تمام ساتھیوں پر۔